

آہستہ چلاتے رہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ مردوں کو زندہ کرتے تھے تو قم باذن اللہ کہتے تھے۔ اس طرح ان کے لب ہلتے تھے۔

فرماتے ہیں کہ جو لوگ محبوبوں کے لب کے مارے ہوئے ہیں، وہ ایسی گہری نیند سو گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ انہیں قم باذن اللہ کہتے ہیں تو اس جنبش لب سے ان کا پنگورا ہلنے لگتا ہے، گویا سونے والوں کی نیند اور گہری ہو جاتی ہے۔

آمدِ سیلاب طوفانِ صدا ئے آب ہے ! ۱۔ لغات؛
نقشِ پا جو کان میں رکھتا ہے انگلی جادہ سے جادہ؛ بگ ڈنڈی
بزمِ مے وحشت کدہ ہے کس کی چشمِ مست کا مشرح؛
شیشے میں نبضِ پری پہناں ہے موجِ بادہ سے سیلاب آرہا ہے
اور پانی کے زور
شور نے طوفان

کی صورت اختیار کر لی ہے۔ کیفیت یہ ہے کہ پاؤں کے نشان نے بھی بگ ڈنڈی کو انگلی سمجھ کر کان میں رکھ لیا ہے۔

کان میں انگلی رکھ لی جائے تو باہر کی آواز کم ہو جاتی ہے۔ پاؤں کا نشان کان سے مشابہ ہوتا ہے۔ اب مرزا صاحب کا کمال دیکھیے کہ سیل آرہا ہے۔ اس کی آواز سے دشت و جبل گونج رہے ہیں۔ سب پر دمشت طاری ہے۔ یہاں تک کہ نقشِ پا بھی اس سے فارغ نہیں۔ اسے اور کچھ نہ ملا تو بگ ڈنڈی کو انگلی سمجھ کر کان میں رکھ لیا۔

۲۔ مشرح؛ کس محبوب کی مست آنکھوں نے شراب کی مجلس کو وحشت کا گھر بنا دیا اور صراحی میں شراب کی لہر نبضِ پری بن کر چھپ گئی۔